© rasailojaraid.com

محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال ان اللہ حرم علیکم عقوق الامھات ومنعا وھات ووأد البنات، وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السوال واضاعۃ المال (صحیح بخاری، کتاب الآداب، باب عقوق الوالدین من الکبائر)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام قرار دیا ہے، ماؤں کی نافرمانی کو، کسی کو کچھ نہ دینے کو، سوال کرنے کو اور لڑکیاں زندہ دفن کر دینے کو۔ نیز تمھارے لیے اس نے مکروہ ٹھہرا دیا ہے، غیر محتاط طریقے سے باتیں کرنے کو، کثرت سے سوال کرنے کو اور مال ضائع کرنے کو۔!

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی آداب و اخلاق کی چند نہایت ضروری اور بنیادی باتیں بیان فرمائی ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ نے چار چیزیں حرام قرار دے دی ہیں، ان سے بہر حال بچنا چاہیے اور اپنے عمل کو کسی صورت میں بھی اس کے ارتکاب سے ملوث نہیں کرنا چاہیے۔

پہلی بات جس کو اللہ نے انسان پر حرام قرار دیا ہے، ماں کی نافرمانی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچپن سے لے کر بڑی عمر تک انسان کی یہ عادت ہوتی ہے کہ والد کی بات کو مانتا ہے، لیکن ماں کی بات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ وہ کوئی کام کہے تو اس پر عمل کرنے میں سستی کرتا ہے، حالانکہ حدیث میں ماں کی فضیلت بہت زیادہ بیان فرمائی گئی ہے۔ یوں تو ماں اور باپ دونوں کا اکرام ضروری ہے اور دونوں کے زیر فرمان رہنا لازم ہے لیکن ماں کے بارے میں بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے، یعنی حصول جنت کا اصل ذریعہ ماں کی خدمت ہے۔

پھر صحیح بخاری کے کتاب الآداب کے باب من احق الناس بحسن الصحبۃ میں ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سب سے زیادہ حسنِ سلوک کا مستحق کون ہے؟ فرمایا تیری ماں! اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں!! اس نے تیسری دفعہ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں!!! چوتھی دفعہ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ! یعنی حسنِ سلوک کے بارے میں باپ کی باری ماں کے بعد چوتھے درجے میں آئی، لہٰذا ماں کی کبھی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ عزت اور احترام کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

دوسری چیز جس کو اللہ نے انسان پر حرام ٹھہرایا ہے، وہ ہے انسان کا انتہائی بخل سے کام لینا اور جو چیز اس کے اختیار اور قبضے میں ہے، اسے ضرورت مند اور مستحق آدمی کو دینے سے انکار کر دینا۔ یعنی کسی کی ضرورت کا بالکل احساس نہ کرنا اور ہوتے سوتے بھی کسی حق دار کو کچھ نہ دینا۔ بلکہ اگر کوئی اس کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار کرے بھی اور یقین بھی دلائے کہ وہ واقعی محتاج ہے، تو بھی بالکل کوئی چیز نہ دینا۔

تیسری چیز جسے حرام ٹھہرایا گیا ہے، بلا ضرورت سوال کرتے اور مانگتے رہنا ہے۔ بعض لوگ مانگنے کو پیشہ بنا لیتے ہیں اور سب کام کاج چھوڑ کر مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ نہایت بُری عادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیشے کی آمدنی کو حرام فرمایا ہے۔

چوتھی چیز جو حرام ٹھہرائی گئی، یہ ہے کہ انسان اپنی بیٹی کو زندہ درخاک کر دے۔ عربوں میں رواج تھا کہ وہ لڑکی کی پیدائش کو بہت بُرا جانتے تھے اور لڑکی کو پیدائش کے فوراً بعد مار کر یا زندہ ہی دفن کر دیتے تھے۔ قرآن اور حدیث میں ان کے اس فعل قبیح کی نہایت مذمت فرمائی گئی ہے۔ اس حدیث میں بھی اس کی اس درجے قباحت بیان کی گئی ہے کہ اسے حرام کا درجہ دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اس حدیث میں تین چیزیں اور ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی مکروہ ٹھہرایا ہے۔

ان میں ایک یہ ہے کہ انسان ہر وقت اُلٹی سیدھی باتیں کرتا رہے۔ کبھی بے احتیاطی کے ساتھ کسی کی باتیں شروع کر دیں کبھی کسی کی۔ اس کی کوئی پروا نہ کی کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا اور کتنے غلط اثرات ظاہر ہوں گے۔

دوسرے یہ کہ کثرت سے سوال کرتے رہنا۔ ہر معاملے میں دوسرے سے کہنا کہ وہی اس کا کام کرے، وہی اس کے لیے کہیں جائے، وہی اس کی ضرورتوں کی کفالت کرے اور وہی اس کے دینوی کاموں کا ذمہ دار ہو۔

تیسرے یہ کہ اپنا مال و دولت ضائع کرتا پھرے۔ اس میں جائز یا ناجائز میں کوئی تمیز نہ کرے۔

© rasailojaraid.com

یہ حدیث الفاظ کے لحاظ سے بہت مختصر ہے مگر اپنے اندر معنی و مطلب کی بڑی وسعتیں لیے ہوئے ہے۔